نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جسمانی طاقت

21-November-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

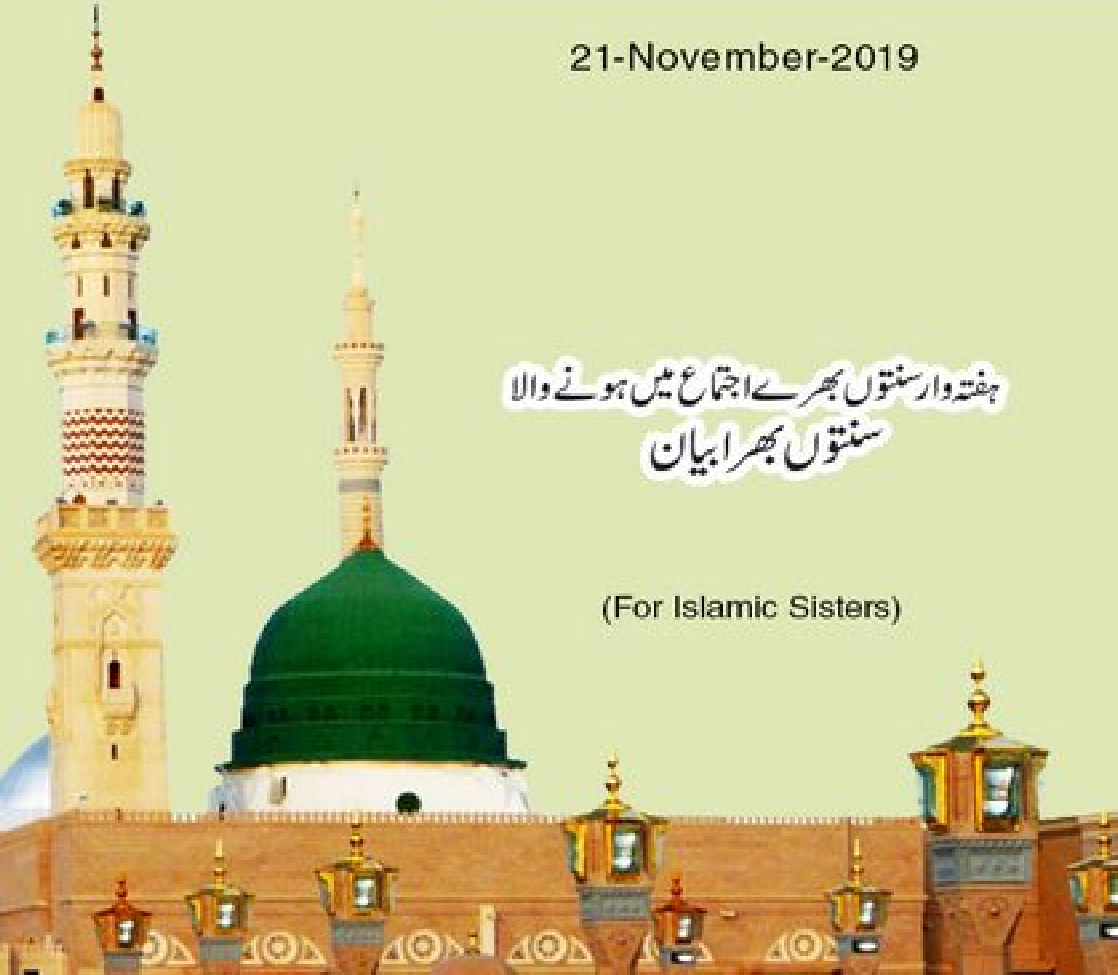

ہر مُبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمانِ عالیشان ہے: اللہ پاک کی خاطر آپس میں مَحبّت رکھنے والے جب باہم (یعنی آپس میں) ملیں اور مُصافحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/۹۵، حدیث ۲۹۵۱)

کعبے کے بدر الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود　　طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: بیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

---

1 ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رَبِیْعُ الاَوّل کا مبارک مہینا اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے، ہر طرف میٹھے میٹھے آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ترانے ہیں۔ عاشقانِ رسول مدحتِ مصطفےٰ سے اپنے دِل و دِماغ کو مہکا رہے ہیں، ☆ کہیں آپ کی **وِلادت** کا ذِکر ہے تو کہیں آپ کے **کمالات** (Virtues) کی بات ہے۔ ☆ کہیں آپ کی **سِیرت** کا بیان ہے تو کہیں آپ کی **مُبارک صُورت** کا ذِکرِ خیر ہے۔ ☆ کہیں **عِبادتِ مصطفےٰ** کا بیان ہے تو کہیں **سِیادتِ مصطفےٰ** کے چرچے ہیں۔ ☆ کہیں **شَفاعتِ مصطفےٰ** کے تذکرے ہیں تو کہیں آپ کی **عنایتوں** کے چرچے ہیں۔ ☆ کہیں آپ کی **عظمتوں** کا بیان ہے تو کہیں آپ کی **رِفعتوں** (بُلندیوں) کے تذکرے ہیں۔ ☆ کہیں **طاقتِ مصطفےٰ** کا بیان ہے تو کہیں **شُجاعتِ**

مصطفٰے کے تذکرے کئے جارہے ہیں۔☆کہیں **نگاہِ مصطفٰے** کی باتیں ہیں تو کہیں **عطائے مصطفٰے** کا بیان ہے۔ ☆کہیں **خاندانِ مصطفٰے** کے چرچے ہیں تو کہیں **برکاتِ نبوت** کا بیان ہے۔☆کہیں **معجزاتِ مصطفٰے** کی باتیں ہیں تو کہیں **اَخلاقِ مصطفٰے** کا بیان ہے۔☆کہیں **اِختیاراتِ مصطفٰے** کی باتیں ہیں تو کہیں **نوازشاتِ مصطفٰے** کا بیان ہے۔☆کہیں **ہجرتِ مصطفٰے** کی باتیں ہیں تو کہیں **اِستقبالِ مصطفٰے** کا بیان ہے۔ گویا کہ **ذرّہ ذرّہ میلادِ مصطفٰے** کی برکتوں سے اپنا حصہ پارہا ہے۔اسی مُناسبت سے آج ہم بھی سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جسمانی طاقت کے بارے میں سنیں گی۔ اللہ پاک ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننے کی سعادت نصیب فرمائے۔

آیئے!سب سے پہلے اسی بارے میں ایک واقعہ سنتی ہیں:

نبی کریم اور عرب کا مشہور پہلوان

مکہ کے مُضافات میں رُکانہ نامی پہلوان رہتا تھا۔اس کا نسبی تعلق خاندانِ بنو ہاشم سے تھا، وہ بڑا ہی طاقتور، شہ زور، زبردست رعب و دبدبے کا مالک اور مار دھاڑ کرنے والا شخص تھا۔کوہِ اضم کے دامن میں ایک شاداب وادی تھی جہاں وہ بکریاں چرایا کرتا تھا۔اس وادی میں کسی کو دَم مارنے کی جُراءت نہ ہوتی تھی۔لوگ اس کا سامنا کرنے سے کتراتے تھے۔ مشرکین اور دیگر دشمنانِ اسلام کے پروپیگنڈے کی وجہ سے وہ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے شدید نفرت کے جذبات رکھتا تھا۔اس کی دشمنی اس حد تک بڑھ گئی تھی کہ **مَعَاذَ اللہ** وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کرنے کے درپے ہو گیا تھا۔اُمّت پر مہربان، دوجہاں کے سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی قسم کے خطرے کو خاطر میں لائے بغیر ایک روز دینِ اسلام کی دعوت کے لیے رُکانہ کی وادی میں تنِ تنہاء تشریف لے گئے۔ رُکانہ بھی اُدھر

آنکلا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھ کر بپھر گیا اور تکبر کے نشے سے بدمست ہو کر بولا: **یَا مُحَمَّدُ! اَنْتَ الَّذِیْ تَشْتِمُ اٰلِہَتَنَا** یعنی اے محمد! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) آپ ہی ہیں وہ جو ہمارے معبودوں کو برا کہتے ہیں؟ اس کے بعد وہ مزید تلخ کلامی پر اتر آیا اور کہنے لگا: اے محمد! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) آپ ہمارے معبودوں کو نیچا اور کمزور کہتے ہیں اور اپنے خدا کی بڑائی بیان کرتے ہیں۔ اگر میرا آپ کے ساتھ خاندانی رشتہ نہ ہوتا تو آج میں آپ کا کام تمام کر دیتا لیکن میں آپ کو بغیر مقابلہ کئے جانے نہ دوں گا۔

اس کے بعد رُکانہ نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے ساتھ کُشتی لڑنے کی دعوت دی اور کہا: میں اپنے خداؤں کو پکاروں گا اور آپ اپنے خدا کو مدد کے لئے پکاریں۔ اگر آپ نے مجھے پچھاڑ دیا تو میں آپ کو دس بکریاں دوں گا۔ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کا چیلنج قبول کر لیا اور اس سے کُشتی لڑنے کے لئے آمادہ ہو گئے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رُکانہ کے ہاتھوں میں ہاتھ دیئے اور اس کا پنجہ مروڑا۔ رُکانہ کے ہوش اُڑ گئے اور وہ درد سے تڑپنے لگا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے دھکا دیا تو وہ خشک پتے کی طرح زمین پر گر گیا۔ رُکانہ کو اپنی قوتِ بازو پر ناز تھا، وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ صادق و امین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یوں چند لمحوں میں اسے اس طرح نیچا دکھا دیں گے۔ جو کچھ ہوا اس کی توقع کے برعکس تھا لیکن رُکانہ نے اِسے اتفاق سمجھتے ہوئے ہار نہ مانی۔ ہوش بحال ہوئے تو اس نے دوبارہ کُشتی لڑنے کی درخواست کی۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس کی درخواست منظور فرمالی۔ لیکن اس کا نتیجہ بھی پہلے سے مختلف نہ ہوا یعنی اس بار بھی وہ ایک لمحے میں ہار گیا۔ رُکانہ تصویرِ حیرت بن گیا۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اس جیسے ہٹے کٹے پہلوان کا ایسا حشر ہو گا۔ لیکن اب بھی وہ شکست قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔ تیسری بار پھر کُشتی لڑنے کی درخواست کی جو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبول فرمالی۔ تیسری بار بھی شکست اس کا مقدر بنی اور وہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زورِ بازو کی تاب نہ لا کر گر گیا اور پھر بولا: یہ

سب کچھ آپ نے نہیں کیا بلکہ آپ کے غالب و قادر معبود اللہ ہی نے کیا ہے جبکہ میرے خداؤں نے مجھے رسوا کیا ہے۔ (دلائل النبوۃ للاصبھانی، الفصل التاسع عشر، ذکر خبر رکانۃ، ۲/۲۳۵ ماخوذاً)

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، مفتیِ اعظمِ ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

سب سے اعلیٰ عزّت والے　　غلبہ و قہر و طاقت والے
حرمت والے کرامت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

ظاہر باہر سیادت والے　　غالب قاہر ریاست والے
قوت والے شہادت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

بگڑی ناؤ کون سنبھالے　　ہائے بھنور سے کون نکالے
ہاں ہاں زور و طاقت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

(سامانِ بخشش، ص۸۹-۹۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیسے اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے کہ سامنے والا لڑنے کی بات کر رہا ہے کُشتی کا چیلنج کر رہا ہے، تلخ لہجے میں بات کر رہا ہے دھمکیاں دے رہا ہے لیکن قربان جائیے حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ دَاور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خُلقِ عظیم پر کہ اینٹ کا جواب پتھّر سے دینے کے بجائے حِلم و بُردباری، صبر و

استقامت اور نرمی سے کام لیتے رہے۔

اور یہ سرکارِ دوعالم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عادتِ کریمہ تھی کہ بداَخلاقی کرنے، ڈانٹنے، مارنے، دھمکیاں دینے یا گھورنے یا کسی بھی قسم کی بداَخلاقی کرنے والے سے بھی آپ الفت اور پیار کا برتاؤ کرتے، اور بداَخلاقی سے پیش آنے والے پر بھی لطف و کرم کی بارشیں فرماتے اور اُسے اپنی حسین اَداؤں کا اَسیر (قیدی) بنا لیتے۔ حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے راہِ خدا میں جہاد کے علاوہ کبھی کسی چیز، عورت یا خادم کو اپنے دستِ اقدس سے نہ مارا، اور نہ ہی ایذا پہنچنے پر ایذا دینے والے سے انتقام لیا، البتہ جب اللّٰہ پاک کی حُرمت کو توڑا جاتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اللّٰہ پاک کے لئے اُسے سزا دی۔

(مسلم، کتاب الفضائل، باب مباعدتہ للآثام۔۔۔الخ، ص۹۷۸، حدیث:۲۰۵۰)

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِنہی اَخلاقِ کریمانہ کی برکتوں سے فیضیاب ہو کر کئی لوگوں نے اِسلام قبول کیا اور بے شُمار لوگوں کی زندگیوں میں ایسا مدنی انقلاب برپا ہوا کہ ہر طرف اسلام کی پھیلنے والی روشنی نے گمراہی و ضلالت کے اندھیروں کو مٹا دیا اور قتل و غارت گری کرنے والے خون کے پیاسوں کو جامِ محبت پینا نصیب ہوا۔

دَورِ جہالت تھا ہر سُو جب کُفر کی ظُلمت چھائی تھی
تم نے حیوانوں جیسے لوگوں کو بھی اِنسان کیا

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۱۹۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہمارا کردار اور درگزر

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِسی طرزِ عمل (یعنی حُسنِ اَخلاق) کو سامنے رکھتے ہوئے آج ہم غوروفکر کریں کہ ہمارا اخلاق کیسا ہے، ہم تو اینٹ کا جواب پتھر سے دینا اپنے اوپر لازم سمجھتی ہیں، کوئی اسلامی بہن ہم سے بداخلاقی سے بات کرے تو ہم اُس کو اُس سے بڑھ کر بداخلاق بن کر دکھانا پسند کرتی ہیں، کسی اسلامی بہن سے کوئی غلطی بھی ہو جائے اور وہ اس پر معافیاں مانگتی پھرے تب بھی ہم اسے مزہ چکھانے کی پوری کوشش کرتی ہیں۔ یہ سب دین سے دوری اور شیطان کی پیروی کا نتیجہ ہے۔

یاد رکھئے! شیطان ہمارا ازلی دشمن ہے۔ ☆**شیطان ہرگز** یہ گوارا نہیں کرے گا کہ ہم اسلامی بہنیں آپس میں مُتَّحِد رہیں، ☆**شیطان ہرگز** یہ نہ چاہے گا کہ ہم ایک دوسرے سے ہمدردی کریں، ☆**شیطان ہرگز** یہ پسند نہیں کرے گا کہ ہم ایک دوسرے کی عزّت وناموس کی مُحافِظ بنیں، ☆**شیطان ہرگز** یہ برداشت نہیں کرے گا کہ ہم ایک دوسرے کی غَلَطیوں کو نظرانداز کریں، ☆**شیطان ہرگز** یہ نہ چاہے گا کہ ہم درگزر سے کام لیں۔ ☆**شیطان ہرگز** یہ نہ چاہے گا کہ ہم اپنے حقوق معاف کر دیا کریں، ☆**شیطان ہرگز** یہ نہ چاہے گا کہ ہم ایک دوسرے کے حقوق کا لحاظ رکھا کریں۔ ☆**شیطان ہرگز** یہ نہ چاہے گا کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں۔ بلکہ ☆**شیطان تو یہی چاہے گا** کہ ہم آپس میں خوب دنگا فساد (لڑائی جھگڑے) کریں۔ ☆**شیطان تو یہی چاہے گا** کہ ہم ایک دوسرے کی عزتوں پر کیچڑ اُچھالیں۔ ☆**شیطان تو یہی چاہے گا** کہ ہم بداخلاقی اور گندی باتیں کریں۔ ☆**شیطان تو یہی چاہے گا** کہ ہم ایک دُوسرے کو خوب گالیاں دیں۔ ☆**شیطان تو یہی چاہے گا** کہ اگر کوئی اسلامی بہن دوسری کو ایک تھپڑ مارے تو بدلے میں دوسری دو تھپڑ رسید کرے۔ ☆**شیطان تو یہی چاہے گا** کہ اگر کوئی اسلامی بہن دوسری کو ایک گھونسا رسید کرے تو بدلے میں دوسری کئی گُھونسے مارے۔ ☆**شیطان تو یہی چاہے گا** کہ اگر بچوں

کے ابو سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو انہیں جی بھر کے طعنے دیئے جائیں۔ ☆**شیطان تو یہی چاہے گا** کہ خاندان کے کسی فرد کی غلطی کو اپنی انا کا مسئلہ بنا کر زندگی بھر کے لیے اس کا بائیکاٹ کر دیا جائے۔ ☆**شیطان تو یہی چاہے گا** کہ گھر میں کام کرنے والی ماسی کی چھوٹی سی بُھول پر اسے جی بھر کے ذلیل کیا جائے۔ ☆**شیطان تو یہی چاہے گا** کہ ذی مرتبہ اور اونچے عہدے والی اسلامی بہن دوسری اسلامی بہنوں کو حقیر جان کر چیونٹی برابر سمجھے۔ اَلْغَرَض! ☆**شیطان تو یہی چاہے گا** کہ ہم آپس میں لڑتی رہیں۔ اب ہمیں سوچنا چاہیے کہ ہم اپنے معاملات میں شیطان کی پیروی کرتی ہیں یا ربِّ رحمٰن کی پیروی کرتی ہیں۔ شیطان یہ چاہتا ہے کہ ہم چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑنے لگیں جبکہ ربِّ رحمٰن نے یہ حکم فرمایا ہے کہ مسلمان ایک دوسرے سے درگزر کریں، ایک دوسرے کو معاف کریں تاکہ اللہ پاک ان کی مغفرت فرمائے۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہم ہمیشہ درگزر اور معاف کرنے کی عادت اپنانے میں کامیاب ہو جائیں۔

آیئے! **دوسروں کو معاف** کرنے کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے اس کی فضیلت پر 5 احادیثِ مُبارکہ سنتی ہیں:

درگزر کرنے کی فضیلت

(1) پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تین (3) باتیں جس شخص میں ہوں گی اللہ کریم (قیامت کے دن) اُس کا حساب بہُت آسان طریقے سے لے گا اور اُس کو اپنی رَحمت سے جنّت میں داخِل فرمائے گا۔ صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون سی باتیں ہیں؟ فرمایا: (1) جو تمہیں مَحروم کرے تم اُسے عطا کرو، (2) جو تم سے تَعَلُّق توڑے تم اُس سے تَعَلُّق جوڑو اور (3) جو تم پر ظُلم کرے تم اُس کو مُعاف کر دو۔ (معجم اوسط، ۱۸/۴، حدیث: ۵۰۶۴)

(2) فرمایا: علم سیکھنے سے آتا ہے، تَحَمُّل مزاجی بتکلُّف (یعنی بکوشش) برداشت کرنے سے پیدا ہوتی

ہے اور جو بھلائی حاصل کرنے کی کوشش کرے اسے بھلائی دی جاتی ہے اور جو شر سے بچنا چاہتا ہے، اسے بچایا جاتا ہے۔(تاریخِ مدینة دمشق، الرقم: ۲۱۶۲، رجاء بن حیویه، ۹۸/۱۸)

(3) فرمایا: پانچ کام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سنّت ہیں، ان میں سے ایک تحمُّل مزاجی بھی ہے۔(موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الحلم، ۲۴/۲، حدیث: ۶)

(4) فرمایا: بے شک انسان بُردباری کی وجہ سے روزہ دار اور شب بیدار کا درجہ پالیتا ہے۔(موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الحلم، ۲۷/۲، حدیث: ۸ ملتقطاً)

(5) فرمایا: جو کسی مسلمان کی غَلَطی کو مُعاف کرے گا قِیامت کے دن اللہ پاک اُس کی غَلَطی کو مُعاف فرمائے گا۔(ابن ماجه، کتاب التجارات، باب الاقالة، ۳۶/۳، حدیث: ۲۱۹۹)

کردو مالا مال آقا دولتِ اَخلاق سے خُلق کی دولت سے یہ محروم و بدگُفتار ہے

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص ۴۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم اپنے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جسمانی طاقت کے بارے میں سُن رہی تھیں۔ جس طرح دوسرے خصائص میں آقا عَلَیْہِ السَّلَام کا کوئی ثانی نہیں تھا اسی طرح جسمانی طاقت میں بھی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بے مثل و بے مثال تھے۔ آیئے اسی بارے میں ایک اور واقعہ سنتی ہیں:

چٹان کا ٹوٹنا

مشہور صحابیِ رسول حضرت جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ (غَزْوَۂ خَندق کے موقع پر) خَندق کھودتے وَقت اچانک ایک ایسی چٹان نُمودار ہوگئی جو کسی سے نہ ٹُوٹتی تھی۔ جب ہم نے بارگاہِ رِسالت

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں یہ ماجرا عَرض کیا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُٹھے، تین دن کا فاقہ تھا اور پیٹ مُبارَک پر پتّھر بندھا ہوا تھا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے دَستِ مُبارَک سے پھاوڑا مارا تو وہ چٹان ریت کے بُھربُھرے ٹِیلے کی طَرح بِکھر گئی۔(بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق، ۵۱/۳، الحدیث: ۴۱۰۱) ایک اور رِوایت میں یوں بھی آیا ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس چٹان پر تین مَرتبہ پھاوڑا مارا، ہر ضَرب پر اُس میں سے ایک روشنی(Light) نکلتی تھی اور اس روشنی میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شام و ایران اور یَمَن کے شہروں کو دیکھ لیا اور اِن تینوں مُلکوں کے فتح ہونے کی صَحَابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بِشارت دی۔(المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی، باب غزوۃ الخندق...الخ، ۳۱/۳)

حضرت جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ مسلسل فاقوں کی وجہ سے نبیِ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیٹ مبارک پر پتّھر بندھا ہوا دیکھ کر میرا دل بھر آیا، میں حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اِجازت لے کر اپنے گھر آیا اور اپنی اَہلِیَّہ سے کہا کہ میں نے نبیِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اِس قدر شدید بُھوک کی حالت میں دیکھا ہے کہ مجھ میں صَبر کی تاب نہیں رہی۔ کیا گھر میں کچھ کھانا ہے؟ اُنہوں نے کہا کہ گھر میں ایک صَاع (تقریباً چار کلو) جَو کے سِوا کُچھ بھی نہیں، میں نے کہا کہ تُم جلدی سے اُس جَو کو پِیس کر گُوندھ لو، پھر میں نے اپنے گھر کا پَلا ہوا ایک بکری کا بچّہ ذَبح کرکے اس کی بوٹیاں بنائیں اور زوجہ سے کہا کہ جلد اَز جلد سالن اور روٹیاں تیّار کر لو، میں حُضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بُلا کر لاتا ہوں، چلتے وَقْت زوجہ نے کہا: دیکھو! آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے عِلاوہ صِرف چند ہی اَصحاب کو ساتھ لانا، کیونکہ کھانا کم ہے، زیادہ افراد کو لا کر مجھے رُسوا(Disgrace) مت کر دینا۔

حضرت جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے خَندق پر آکر آہستگی سے عَرض کیا: یا رَسُولَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک صاع آٹے کی روٹیاں اور ایک بکری کے بچّے کا گوشت میں نے گھر میں تیار کروایا ہے، لہٰذا آپ صَلَّی

اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چند لوگوں کے ساتھ چل کر تناوُل فرمالیں، یہ سُن کر حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اے خَنْدَق والو! جابر نے دَعْوتِ طَعام (یعنی کھانے کی دعوت) دی ہے، لٰہذا سب لوگ ان کے گھر چل کر کھانا کھالیں، پھر مُجھ سے فرمایا کہ جب تک میں نہ آجاؤں، روٹیاں مت پکوانا، چُنانچہ جب حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تَشْریف لائے تو گوندھے ہوئے آٹے میں اپنا لُعابِ دَہَن (تھوک مبارک) ڈال کر بَرَکت کی دُعا فرمائی اور گوشت کی ہانڈی میں بھی اپنا لُعابِ دَہَن ڈال دیا۔ پھر روٹی پکانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ہانڈی چُولھے سے نہ اُتاری جائے۔ جب روٹیاں پک گئیں تو حضْرتِ جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی اَہْلِیَّہ نے ہانڈی سے گوشت نکال نکال کر دینا شُروع کیا، ایک ہزار صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آسُودہ ہو کر کھانا کھالیا مگر گُوندھا ہوا آٹا جتنا پہلے تھا اُتنا ہی رہا اور ہانڈی چُولھے پر بدَسْتُور جوش مارتی رہی۔

(بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق...الخ، ۵۱/۳ حدیث: ۴۱۰۲، ۴۱۰۱ ملخصا)

حضرت جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ پھر نبیِ کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک برتن کے بیچ میں کھائی ہوئی ہڈیوں (Bones) کو جمع کیا اور ان پر اپنا ہاتھ مبارک رکھا اور کچھ کلام پڑھا جسے میں نے نہیں سُنا۔ ابھی جس بکری کا گوشت کھایا تھا وُہی بکری یکایک کان جھاڑتے ہوئے اُٹھ کھڑی ہوئی، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: اپنی بکری لے جاؤ! میں بکری اپنی زوجہ محترمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے پاس لے آیا۔ وہ (حیرت سے) بولیں: یہ کیا؟ میں نے کہا: وَاللہ! یہ ہماری وُہی بکری ہے جس کو ہم نے ذَبح کیا تھا۔ دُعائے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اللہ پاک نے اسے زندہ کر دیا ہے! یہ سُن کر ان کی زوجہ محترمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بے ساختہ پکار اُٹھیں، میں گواہی دیتی ہوں کہ بے شک وہ اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ (الخصائص الکبرٰی، ۱۱۲/۲)

مُردوں کو جِلاتے ہیں روتوں کو ہنساتے ہیں
آلام مٹاتے ہیں بگڑی کو بناتے ہیں

سرکار کِھلاتے ہیں سرکار پِلاتے ہیں　　　سلطان و گدا سب کو سرکار نبھاتے ہیں

(فیضانِ سنت، ص ۳۵۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس واقعہ سے ہمیں کئی درس ملتے ہیں، غور کریں کہ ایک چٹان جو کئی صحابۂ کرام مل کر بھی توڑ نہ سکے آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم باوجود اس کے کہ کئی دن سے فاقہ تھا، کچھ کھایا نہ تھا۔ پیٹ مبارک پر پتھر باندھے ہوئے تھے مگر پھر بھی جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دَستِ مُبارَک سے ایک ہی پھاوڑا مارا تو وہ پوری چٹان ریت کی مانند ذروں میں تبدیل ہو گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مدینے کے سلطان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہر گز ہم جیسے نہیں ہیں۔ آپ جیسا نہ کوئی اور ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حضرتِ جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام کی ترجمانی کرتے ہوئے کیا خوب فرماتے ہیں:

یہی بولے سدرہ والے چمنِ جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے ترے پایہ کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا

(حدائقِ بخشش، ص ۳۶۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے واقعہ پر غور کیجئے، ہمارا معاملہ یہ ہے کہ اگر ہمارے ہاں کھانا کم ہو اور کھانے والے افراد زیادہ ہو جائیں تو سوائے کھانے کی مقدار بڑھانے کے اور کوئی چارہ نہیں ہوتا، تقریباً چار کلو آٹا اور بکری کا بچہ چاہے کتنا بھی صحت مند ہو بمشکل پچاس

ساٹھ(60/50)افراد کے پیٹ بھر کر کھانے کا سامان بن سکتا ہے۔ لیکن نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لعابِ دہن کی برکت سے اتنا کھانا نہ صرف صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مکمل جماعت کو پورا ہو گیا بلکہ جتنا پکایا تھا اتنا ہی باقی بچا رہا اور پھر بکری کی بچی ہوئی ہڈیوں پر کلام پڑھا تو وہ گوشت پوست پہن کر پہلے جیسی بکری ہو کر کان جھاڑتی اٹھ کھڑی ہوئی، یہ حکایت سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کئی کمالات کی جامع ہے۔

حکیم الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اس حدیثِ پاک کے تحت جو کچھ ارشاد فرمایا ہے، آیئے! اس میں سے چند نکات سنتی ہیں: ☆جن افراد نے کھانا کھایا ان کی تعداد 1400(چودہ سو) تھی۔ ان میں سے ایک ہزار تو خندق کھودنے والے تھے اور 400(چار سو) وہ حضرات تھے، جو بعد میں بچے کھچے رہے، جو مدینۂ منورہ کے گھروں، بازاروں وغیرہ میں تھے، مدینۂ منورہ کے بچے اور عورتیں بھی اس دعوت میں شامل کر لی گئی تھیں۔ غرض کہ کھانے والوں کے میلے لگ گئے تھے۔ خوش نصیب تھے وہ لوگ جو اس برکت والے کھانے سے مشرف ہوئے۔ ☆حضور پُر نور، بے چین دِلوں کے سُرُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان سب کی دعوت کر دی، اس دن لنگر حضور کا تھا گھر حضرت جابر کا، لہٰذا یہ اعلان اور دعوت بالکل درست ہے۔ جو چیز استعمال سے گھٹے نہیں وہ مالک کی بغیر اجازت استعمال کی جاسکتی ہے جیسے کسی کے چراغ کی روشنی میں مطالعہ کر لینا، کسی کی دیوار سے سایہ لے لینا۔ آج یہ کھانا ان کھانے والوں کے استعمال سے گھٹے گا نہیں لہٰذا حضرت جابر کی بغیر اجازت تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سب کو دعوت دے دی۔ ☆**حضرت** جابر (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) تمام آدمیوں کو دعوت دینے اور ان میں اعلان کرنے سے حیران رہ گئے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کی حیرانی ملاحظہ فرمائی اور تسکین (Console) دینے کے لیے یہ فرمایا: گھبراؤ نہیں اللہ فضل کرے گا جو لائے گا وہ کھلائے گا، تم اتنا کرنا

کہ میرے آنے سے پہلے ہانڈی چولہے سے نہ اتارنا اور آٹا پکانا شروع نہ کرنا پھر قدرتِ خدا کا نظارا دیکھنا۔☆**اس** واقعہ میں حضورِ انور، شاہِ بحر و بر (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے لعاب شریف کے بہت سے معجزات ہیں: بوٹیوں میں کثرت و برکت، شوربے کے پانی میں برکت، شوربے کے نمک مرچ مصالحہ گھی میں برکت و کثرت، آٹے میں برکت و کثرت، جس لکڑی سے یہ چیزیں پکائی گئیں اس میں برکت، روٹی پکانے والی کے ہاتھ میں قوت و طاقت ورنہ اتنی بڑی جماعت کی دعوت کے لیے کئی من گوشت لکڑیاں آٹا چاہیے بہت پکانے والے اور بہت تنّور چاہئیں جیسا کہ آج کل شادیوں کی دعوتوں میں دیکھا جاتا ہے۔☆**(حضرت)موسیٰ** عَلَیْہِ السَّلَام کے عصا سے پانی کے 12 چشمے پتھر (Stone) سے پھُوٹے، یہاں حضورِ اکرم، نورِ مجسم (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے لُعاب سے ہانڈی سے بوٹیوں اور شوربے کے چشمے پُھوٹے۔(مرآۃ المناجیح، ۸/۱۷۷ تا ۱۷۹ ملتقطا)

واہ کیا جود و کرم ہے شہِ بَطحا تیرا
نہیں سُنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

دھارے چلتے ہیں عَطا کے وہ ہے قَطرہ تیرا
تارے کھِلتے ہیں سَخا کے وہ ہے ذَرّہ تیرا

فَیض ہے یا شہِ تَسنیم نِرالا تیرا
آپ پیاسوں کے تجسُّس میں ہے دریا تیرا

آسماں خَوان، زمیں خَوان، زمانہ مہمان
صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص۱۵، ۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جسمانی طاقت کے بارے میں سُن رہی تھیں۔ یقیناً اللہ کریم نے اپنے پیارے محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بے مثال طاقت عطا فرمائی تھی جس کی کائنات میں کوئی مثال نہیں ملتی، اور یہی وجہ تھی کہ بڑے سے بڑا پہلوان آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

سے مقابلہ کی تاب نہ لا پاتا۔ آیئے اسی بارے میں دو واقعات سنتی ہیں:

یزید بن رُکانہ سے مقابلہ

(1) بیان کے شروع میں ہم نے رُکانہ پہلوان کا واقعہ سنا تھا۔ اس کا ایک بیٹا جس کا نام یزید تھا وہ بھی مانا ہوا پہلوان تھا۔ ایک بار یہ تین سو بکریاں لے کر بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوا اور کہا کہ اے محمد! آپ مجھ سے کُشتی لڑیئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اگر میں نے تمہیں پچھاڑ دیا تو تم کتنی بکریاں مجھے انعام میں دو گے؟ اس نے کہا کہ ایک سو بکریاں میں آپ کو دے دوں گا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تیار ہو گئے اور اس سے ہاتھ ملاتے ہی اس کو زمین پر پٹخ دیا اور وہ حیرت سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا منہ تکنے لگا اور وعدہ کے مطابق ایک سو بکریاں اس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دے دیں۔ مگر پھر دوبارہ اس نے کُشتی لڑنے کے لئے چیلنج دیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوسری مرتبہ بھی اس کی پیٹھ زمین پر لگا دی۔ اس نے پھر ایک سو بکریاں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دے دیں۔ پھر تیسری بار اس نے کُشتی کے لئے للکارا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کا چیلنج قبول فرما لیا اور کُشتی لڑ کر اِس زور کے ساتھ اس کو زمین پر دے مارا کہ وہ چِت ہو گیا۔ اس نے باقی ایک سو بکریوں کو بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ مگر کہنے لگا کہ اے محمد! سارا عرب گواہ ہے کہ آج تک کوئی پہلوان مجھ پر غالب نہیں آسکا، مگر آپ نے تین بار جس طرح مجھے کُشتی میں پچھاڑا ہے اس سے میرا دل مان گیا کہ یقیناً آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خدا کے نبی ہیں، یہ کہا اور کلمہ پڑھ کر دامنِ اسلام میں آ گیا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس کے مسلمان ہو جانے سے بے حد خوش ہوئے اور اس کی تین سو بکریاں واپس کر دیں۔ (زرقانی علی المواھب، الفصل الثانی فیما اکرمه الله ...الخ، ٦/١٠٣)

ابوالاسود سے مقابلہ

(2) اسی طرح ابوالاسود جمحی بھی بڑا طاقتور پہلوان تھا، اس کے بارے میں آتا ہے کہ وہ اتنا طاقت ور تھا کہ وہ ایک چمڑے پر بیٹھ جاتا تھا اور دس پہلوان اس چمڑے کو کھینچتے تھے تاکہ وہ چمڑا اس کے نیچے سے نکل جائے مگر وہ چمڑا پھٹ پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کے باوجود اس کے نیچے سے نہیں نکلتا تھا۔ ایک بار اس نے بھی بارگاہِ اقدس میں آکر یہ چیلنج دیا کہ اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے کُشتی میں پچھاڑ دیں تو میں مسلمان ہو جاؤں گا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے کُشتی لڑنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور اس کا ہاتھ پکڑتے ہی اس کو زمین پر پچھاڑ دیا۔ وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس طاقتِ نبوت سے حیران ہو کر فوراً ہی مسلمان ہو گیا۔ (زرقانی علی المواہب، الفصل الثانی فیما اکرمہ اللہ...الخ، ۱۰۳/۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! اللہ پاک نے اپنے محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کیسی جسمانی طاقت عطا فرمائی تھی۔ یاد رکھئے! شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی بھی پیٹ بھر کے کھانا تناول نہیں فرمایا تھا اور نہ ہی آپ تن سازی اور پہلوانی کی طرف متوجہ ہوئے تھے، اس کے باوجود اس قدر طاقت و توانائی کا آپ سے ظاہر ہونا یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا معجزہ بھی ہے۔ دوسرا یہ بھی معلوم ہوا کہ لوگ کلمہ پڑھ کر ایمان لے آئیں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس کی تمنا رکھتے تھے، جبھی ابوالاسود کے چیلنج پر اس سے مقابلے کے لیے تیار ہو گئے اور جب اسے پچھاڑا تو وہ اسلام قبول کرنے والے بن گئے۔ اللہ پاک ہمیں بھی نیکیوں کی حرص عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مدنی پُھول" سے سونے جاگنے کی سنتیں اور آداب سنتی ہیں:

سونے جاگنے کی سنّتیں اور آداب

☆ سونے سے پہلے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی مُوذی کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے، ☆سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ ترجمہ: اے اللہ پاک! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتی ہوں اور جیتی ہوں (یعنی سوتی اور جاگتی ہوں)۔ (بخاری، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا اصبح، ۴/۱۹۶، حدیث: ۶۳۲۵) ☆عصر کے بعد نہ سوئیں عقل زائل ہونے کا خوف ہے۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو ملامت کرے۔ (مسند ابی یعلی، مسند ابی یعلی الموصلی، ۴/۲۷۸، حدیث: ۴۸۹۷)، ☆دوپہر کو قیلولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے۔ (فتاویٰ ہندیة، کتاب الکراهیة، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۵/۳۷۶) حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: غالِباً یہ ان لوگوں کے لیے ہو گا جو شب بیداری کرتے

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

ہیں، رات میں نمازیں پڑھتے ذکرِ الٰہی کرتے ہیں یا کُتب بینی یا مطالعے میں مشغول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تکان ہوئی قیلولے سے دَفع ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت، ۳/۷۹، حصّہ ۱۶)، ☆ دن کے ابتدائی حصے میں سونا یا مغرب و عشاء کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۵/۳۷۶) ☆ سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے اور ☆ کچھ دیر سیدھی کروٹ پر سیدھے ہاتھ کو رخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر (المرجع السابق) ☆ سوتے وَقت قبر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہو گا سوا اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہو گا، ☆ سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو تہلیل و تسبیح و تحمید پڑھے (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ سُبۡحٰنَ اللّٰہِ اور اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ کا ورد کرتا رہے) یہاں تک کہ سو جائے کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اُسی پر اٹھے گا۔ (المرجع السابق)، ☆ جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھے: اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَحۡیَانَا بَعۡدَ مَاۤ اَمَاتَنَا وَاِلَیۡہِ النُّشُوۡرُ۔ (بخاری، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا اصبح، ۴/۱۹۶، حدیث: ۶۳۲۵) ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ☆ جب لڑکے اور لڑکی کی عمر دس سال کی ہو جائے تو ان کو الگ الگ سُلانا چاہیے بلکہ اس عُمر کا لڑکا اتنے بڑے (یعنی اپنی عمر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے) مَردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے۔ (درمختار، ردالمحتار، کتاب الحضر والاباحۃ، باب الاستبراء، ۹/ ۶۲۹) ☆ نیند سے بیدار ہو کر مِسواک کیجئے، ☆ رات میں نیند سے بیدار ہو کر تہجُّد ادا کیجئے تو بڑی سعادت ہے۔ ہماری شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: فرضوں کے بعد افضل نَماز رات کی نماز ہے۔ (مسلم، کتاب الصیام، باب صوم المحرم، ص ۵۹۱، حدیث: ۱۱۶۳)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ

16(304صفحات) نیز 120 صفحات پر مُشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**